السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقبول احمد بذریعہ ای میل دریافت کرتے ہیں کہ جماعت کے وقت صف کے درمیان سے کوئی نمازی کسی وجہ سے نماز توڑ کر چلا جاتا ہے یا پچھلی صف سے کسی نمازی نے اسے پیچھے کھینچ لیا اس طرح صف میں پیدا ہونے والا خلا کیسے پُر کیا جائے یا اسے رہنے دیا جائے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر دوران جماعت کسی نمازی کو کوئی عارضہ لاحق ہوا ہے جس کی وجہ سے نماز جاری نہیں رکھ سکتا اور نماز توڑ کر چلا جاتا ہے تو صف میں پیدا ہونے والا خلا پر کرنا ضروری ہے، کیوں کہ اسے یونہی رہنے دینا صف بندی کے خلاف ہے، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے وقت صف بندی کو بہت اہمیت دی ہے، صف کو سیدھا رکھنا کندھے سے کندھا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملانا انتہائی ضروری ہے، ایسا نہ کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوں میں اختلاف کا باعث قرار دیا ہے۔ چنانچہ اختیاری حالات میں صفوں کے خلا کو برقرار رکھنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اگر کوتاہی کی وجہ سے دوران صف کوئی خلا رہ جائے تو اسے ''فرجات الشیطان'' یعنی شیطان کے شگاف کہا جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''صفوں کو سیدھا کرو کندھوں کو برابر رکھو۔ دوران صف پیدا ہونے والے خلا کو پر کرو، اپنے بھائیوں کے سامنے نرمی اختیار کرو، شیطان کے لئے شگاف مت رہنے دو، جو نمازی صف ملاتا ہے اللہ اس سے اپنا تعلق جوڑے گا۔ اور جو صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے تعلقات توڑے گا۔'' (ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب تسویۃ الصفوف 666)

اس وضاحت سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں میں خلا چھوڑنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ بلکہ اسے پر کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں یا بائیں جانب سے امام کی طرف پاؤں ملائے جائیں کیوں کہ مخالف سمت اختیار کرنے سے خلا پر ہونے کے بجائے مزید بڑھے گا جو صف بندی کے خلاف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 103